کے میدان میں بھی ان کے مقام کو فراموش کر دیا گیا۔ ایک مدت سے ہم نے کوئی چیز ان کے متعلق جرائد میں نہیں پڑھی۔ آج شرر نام ہے ملک العزیز ورجنا، منصور موہنا اور فردوس بریں کے مصنف کا۔ حالانکہ شرر دینی بصیرت بھی رکھتے تھے۔ سیاسی شعور بھی تھا۔ صحافت کا بھی دل کھول کر حق ادا کیا۔ حیدرآباد دکن میں جامعہ عثمانیہ کے لیے تاریخ اسلام لکھنے پر مامور ہوئے۔ سوانح نگاری اکابرین کے میدان میں ثانی اثنین ؓ ذی النورین ؓ اور ابوالحسنین نام کی تین کتابوں کا اضافہ کیا۔ جملہ چھوٹی بڑی کتابوں کی تعداد سو سے زائد ہے۔ لیکن ملنے کو اب مضامین شرر کی جلدیں بھی نہیں ملتیں۔ پھر دلگداز کے فائیل بھی فراموش ہو چکے ہے۔

لکھنو جو شیعہ گروہ کا گڑھ تھا۔ اس میں بیٹھ کر ایک شخص سوانح صدیقی لکھتا ہے تو ماننا چاہیے کہ جہاد کرتا ہے۔

کتاب میں جناب صدیق ؓ کے مکی دورِ صبر و ایثار، ہجرت میں ثانی اثنین کا رتبہ پانا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی قرابت کہ غار و بدر ہی نہیں، قبر کی بھی ہمسائیگی ملی پھر قبول خلافت زہد و اتقاء، فقر و درویشی، عزم و شجاعت، نظم و نسق، مرتدین اور مانعینِ زکوٰۃ کی سرکوبی، بیرونی دشمنوں کے خلاف جہاد اور اسلامی ریاست کی توسیع وغیرہ واقعات اس رسالے میں بخوبی بیان ہو گئے ہیں۔

مسلمان مثالی اساتذہ اور مثالی طلبہ از پروفیسر سید محمد سلیم۔ ناشر: ادارہ تعلیمی تحقیق، تنظیم اساتذہ پاکستان ۸۔اے ذیلدار پارک، اچھرہ۔ لاہور۔ صفحات: ۱۵۹۔ قیمت: ۱۲/ روپے۔

سید محمد سلیم صاحب کی کتابیں معلومات کا خزانہ ہوتی ہیں۔ پروفیسر صاحب نے پوری تاریخ سے اساتذہ اور طلبہ کے کردار کی جھلکیاں چھانٹ چھانٹ کر اس طرح جمع کی ہیں کہ ملتِ اسلامیہ کے تعلیمی مزاج کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ ہر عالم کا مشغلۂ تدریس، سخت مصروفیات کے باوجود تعلیمی خدمات، بیماری، نزع اور جنگ و جدل اور مصیبت کے احوال میں استادوں اور شاگردوں کا محوِ کار رہنا، معلمین کا معاوضوں اور حکومت کی عطا و بخشش یا سرمایہ داروں کی سرپرستی سے بے نیاز ہونا اور رضاکارانہ کر کے خدمات انجام دینا۔ شاگردوں سے خاص محبت و شفقت، شاگردوں کی طرف سے عقیدت و احترام غرضیکہ اصولوں کے ساتھ واقعاتی مثالوں کا ایسا ذخیرہ سامنے آتا ہے کہ آج کل معلمین و متعلمین کے کردار کی پستیاں بہت واضح ہو جاتی ہیں۔